شمالی نائیجیریا سے ایک خط

[ذیل میں ہم ایک خط درج کر رہے ہیں جو شمالی نائیجیریا سے ایک پاکستانی استاد نے ہم کو لکھا ہے۔ اس سے وہ حقیقی صورت حال لوگوں کے سامنے آجائے گی جو نائیجیریا میں اس وقت اسلام اور مسلمانوں کو درپیش ہے]

میں اس خط میں بہت مختصر طور پر نائیجیریا (خصوصاً شمالی نائیجیریا) کے مسلمانوں کے حالات و مسائل بیان کر رہا ہوں (اور جو ان کے حل میری سمجھ میں آتے ہیں وہ بھی عرض کر رہا ہوں)۔ اس کے بعد آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اپنی عالمانہ رائے سے مستفید فرمائیں اور بتائیں کہ ان حالات میں ان لوگوں کی اصلاح کے لیے کیا طریق کار مناسب ہے۔

کہنے کو تو شمالی نائیجیریا میں ۷۷ فیصدی مسلمان ہیں لیکن عیسائی مشنریوں کی سالہا سال کی کوششوں اور مسلمانوں کی سالہاسال کی پسماندگی و غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ درحقیقت اب شمال میں جہاں تک میں اندازہ کر سکا ہوں، ۶۰ فیصدی سے زیادہ مسلمان نہیں رہ گئے ہیں اور جس تیزی سے تبدیلِ مذہب کا سلسلہ جاری ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بیس سال میں مسلمانوں کا صرف تیس فیصدی رہ جانا کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی۔ عیسائی مشنریوں کی جہاں اور چالیں ہیں وہاں ایک چال یہ بھی ہے کہ برابر اخباروں اور کتابوں میں یہ اعلان کرتے رہتے ہیں کہ شمالی نائیجیریا میں ان کو کامیابی نہیں ہو رہی ہے تاکہ مسلمان ہوشیار نہ ہو جائیں۔

غیر ملکی مشنری اداروں کی تعداد اکیس ہے جن میں امریکہ، برطانیہ، ہالینڈ اور فرانس کے ادارے خصوصاً بڑے پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی اداروں کی تعداد بھی بہت ہے۔ ان اداروں کی شاخیں ملک کے کونے کونے میں ہیں اور ان کے تین خاص حربے ہیں جو مندرجۂ ذیل ہیں۔

۱۔ اسپتال۔ جن میں مریضوں کا علاج مفت یا بہت معمولی رقم کے عوض کیا جاتا ہے لیکن مریض کو

دوا کے ساتھ عیسائیت کی گولیاں بھی دی جاتی ہیں۔

۲۔ بک شاپ۔ یہ دکانیں ملک کے گوشے گوشے میں ہیں۔ ان کا خاص مقصد عیسائیت پر لٹریچر فروخت کرنا ہے۔ لیکن ان دوکانوں پر ضرورت کی اور چیزیں بھی فروخت ہوتی ہیں جو نفع حاصل ہوتا ہے وہ تبلیغ کے کام میں لگایا جاتا ہے۔

۳۔ اسکول۔ سینیر، جونیر، پرائمری اور سکنڈری اسکول اور ٹریننگ کالج ملک کے کونے کونے میں قائم ہیں جن کا واحد مقصد مسلمان بچّوں کو عیسائی بنانا ہے۔

مدارس کی تعداد حسبِ ذیل ہے جس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ کس پیمانے پر مسلمان بچّوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔

	اسکولوں کی کل تعداد	سرکاری اسکول	عیسائی مشنری اسکول	اسلامیہ سکول
اسینیر پرائمری اور جونیر پرائمری سکول	۲۶۰۷	۱۴۶۶	۱۱۲۹	۱۲
۲۔ سکنڈری سکول	۷۷	۳۵	۳۵	–
۳۔ ٹیچرس ٹریننگ سکول	۵۵	۲۷	۲۸	–

مشنری اسکولوں کا تو خیر مقصد ہی تبلیغِ عیسائیت ہے۔ لیکن سرکاری اسکول جو لوکل ایجوکیشن اتھارٹی کے ماتحت قائم ہیں، ان میں سے بھی ستّر فیصدی اسکول عیسائیوں کے زیرِ انتظام ہیں۔ لوکل ایجوکیشن بورڈ کے نوّے فیصد ممبر عیسائی ہیں جو مقامی اسکولوں پر پورا اختیار رکھتے ہیں اور اساتذہ کے تقرر کے ذمّہ دار ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اسّی فیصدی اساتذہ عیسائی ہیں اور ہر عیسائی استاد عیسائیت کی تبلیغ اپنا فرض سمجھتا ہے۔ دوسری طرف مسلمان اساتذہ کا حال یہ ہے کہ ان کی مذہبی معلومات بہت محدود ہوتی ہیں، دین کی خدمت کا کوئی جذبہ نہیں رکھتے اور اسلام کے بارے میں ایک لفظ کہنا پسند نہیں کرتے۔ محکمۂ تعلیم میں ہونے کی وجہ سے مجھے ایسے سینکڑوں طلبہ سے گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے جن کے والدین مسلمان ہیں اور جنہوں نے مشنری اسکولوں میں تعلیم پائی ہے۔ ان میں نوّے فیصدی طلبا عیسائی ہو چکے ہیں۔ دس فیصدی ایسے ہیں جن کے دلوں میں

اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو چکے ہیں اور گو وہ عیسائی نہیں ہوئے لیکن مسلمان بھی برائے نام ہیں۔

دین کے نقطۂ نظر سے یہاں کے مسلمانوں کو تین طبقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ سب سے بڑی تعداد (تقریباً ستّر فیصدی) ان مسلمانوں کی ہے جو چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں رہتے ہیں اور صرف برائے نام مسلمان ہیں۔ اکثر کلمے تک سے واقف نہیں۔ مشنری لوگ ان مسلمانوں کو تعلیم کے مادی فائدے سمجھا کر ان کے بچوں کو اسکولوں میں داخل کر لیتے ہیں اور پھر یہ ناممکن ہے کہ وہ بچے تعلیم مکمل کرنے کے بعد مسلمان رہ جائیں۔ کیونکہ گھر پر اسلامی ماحول جو اسکول کے اثرات کو زائل کر سکتا ہو موجود نہیں۔

۲۔ دوسری قسم کے لوگوں میں چھوٹے موٹے زمیندار، نوکر پیشہ، تجارت پیشہ لوگ شامل ہیں۔ یہ لوگ دین سے تھوڑے بہت واقف ہیں اور یہ نہیں چاہتے کہ ان کے بچے عیسائی ہو جائیں۔ لیکن دنیوی فوائد کے پیش نظر بچوں کو اسکول بھیجنا بھی ضروری سمجھتے ہیں اور اسکول، جیسا کہ میں ابھی بتا چکا ہوں، چاہے وہ مشنری اسکول ہوں یا لوکل ایجوکیشن اتھارٹی کے، عیسائیت کی تعلیم کسی نہ کسی طرح ضرور دیتے ہیں۔ اس لیے ان کے بچے بھی عیسائیت کے اثر سے کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ عیسائی نہ بھی ہوں تو اسلام سے متنفر ضرور ہو جاتے ہیں۔ میں جس اسکول میں پڑھاتا ہوں اس میں بہت سے ایسے لڑکے ہیں جو عیسائی ہو چکے ہیں لیکن اپنے والدین پر انہوں نے اس کا اظہار نہیں کیا۔

۳۔ تیسرا طبقہ (جو تین فیصدی سے زیادہ نہیں) ایسے مسلمانوں کا ہے جو دین کے معاملے میں بہت محتاط ہیں اور اپنے بچوں کو عربی مدارس میں بھیجتے ہیں۔ ان عربی مدارس کی تعداد پورے شمالی نائیجیریا میں پانچ سے زیادہ نہیں ہے۔ مکتب البتہ بہت ہیں جن میں قرآن مجید کی تعلیم ناظرہ تک محدود ہے۔ ان مسلمانوں کا خیال یہ ہے کہ عربی اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ان عربی مدارس میں دنیاوی مضامین کی تعلیم نہیں ہوتی۔ ان مدارس سے فارغ ہونے والے طلبہ محض پیشہ ور مولوی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ نہ ان میں دین کی خدمت کا جذبہ ہوتا ہے اور نہ صلاحیت۔ یہی لوگ سکنڈری سکولوں کے طلبہ کو دینیات پڑھانے کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں عیسائی مذہب کی تعلیم دینے والے اساتذہ اپنے دین کو عقلی دلائل کے ساتھ

پیش کرتے ہیں ۔ یہ مولوی صاحبان دینیات اس انداز سے پڑھاتے ہیں کہ سکنڈری اسکول کے طلبہ یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ اسلام محض ایک محکمی ادعائی دین ہے جو چاہتا ہے کہ اس کے چند عقائد آنکھیں بند کرکے مان لیے جائیں ۔ نیز یہ کہ دین اور دنیا دو الگ الگ چیزیں ہیں، دین ایک پرائیویٹ اور انفرادی چیز ہے اور وہ نماز، روزہ، حج اور زکاۃ تک محدود ہے ۔ سکنڈری سکولوں کے یہی مسلمان طلبہ ملک کے مستقبل کے لیڈر ہیں ۔

مسلمان کسی عمر کے بھی ہوں، احساس کمتری میں مبتلا ہیں اور اسلام کے بارے میں ان کا رویّہ معذرت پسندانہ (APOLOGETIC) ہے ۔ کسی مسلمان سے آپ پوچھیے "تم مسلمان ہو؟" وہ ایک کھسیانی سی ہنسی ہنسے گا اور بہت شرمندگی کے ساتھ کہے گا "جی ہاں"۔ ایسے مسلمان شاید دو فیصد بھی نہ ہوں گے جو اپنے مسلمان ہونے پر فخر کریں ۔ اسلام پر کوئی اعتراض کرتا ہے تو ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا ۔ ان کے نزدیک نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور چند رسوم کے علاوہ اسلام کچھ نہیں ۔ سرکاری اور غیر سرکاری مدارس میں تاریخ کی جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں وہ سب اسلام کے خلاف زہر اگلتی ہیں، لیکن آج تک کسی نے آواز نہ اٹھائی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مختلف رسائل میں بڑے توہین آمیز مضامین نکلے ہیں اور نکلتے رہتے ہیں، لیکن مسلمانوں کا جذبۂ حمیت کبھی جوش میں نہیں آیا ۔ تاریخ اسلام ثانوی مدارس کے کورس سے نکال دی گئی، لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی ۔ ابھی چند روز ہوئے یہاں ایک طوائف و رقاصہ پرنسس اطینہ شیریں آئی تھی ۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے بارے میں ایسی باتیں کہی تھیں (جو اخبار میں بھی شائع ہوئی تھیں)، کہ جنہیں پڑھ کر ممکن نہ تھا کہ غیرت مند مسلمان کا خون نہ کھول جاتا ۔ لیکن یہاں اس کا کوئی ردِّعمل نہ ہوا ۔

مَیں مسلمانوں کے اس رویّے سے یہ سمجھتا ہوں کہ ایک طرف اسلام سے ناواقفیت اور دوسری طرف عیسائیوں کی دنیوی ترقی اور غلبہ نے ان کی خود اعتمادی ختم کردی ہے ۔ ان کے ایمان کمزور کر دیئے ہیں اور یہ اپنے آپ کو خود ذلیل و کمتر سمجھنے لگے ہیں ۔ ان کے پاس کوئی لٹریچر نہیں ہے جو مقابلہ کے لیے پیش کرسکیں ۔ گھر پر اسلامی ماحول نہیں ہے اور اسکولوں میں اسلام کو مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے ۔

عیسائیت کے فتنے کے علاوہ ایک دوسرا فتنہ مغربیت کا ہے جس کے بارے میں تفصیل بیان کرنا بیکار ہے۔ اس فتنے سے آپ خوب واقف ہیں اور اس کے خلاف آپ عرصے سے جہاد کر رہے ہیں۔ یہاں کے تعلیم یافتہ مسلمان اور طلبہ مغرب سے آنے والی ہر چیز کو حرفِ آخر سمجھتے ہیں اور اسلام پر مغرب کے نقطۂ نظر سے تنقید کرتے ہیں۔ یہ فتنہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔

تیسرا فتنہ قادیانیت کا ہے خصوصیت سے نائیجیریا کے یوروبا مسلمان، جو مغربی نائیجیریا میں لاگس میں اور شمالی اور مغربی نائیجیریا کی سرحد پر رہتے ہیں، اس فتنے کے شکار ہو رہے ہیں۔ جو مسلمان مغربیت یا عیسائیت سے بچے ہوئے ہیں اور دین سے دلچسپی رکھتے ہیں اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں، قادیانی اُن کو اپنا لٹریچر مفت دیتے ہیں۔ طلبہ کو ربوہ سے برابر لٹریچر ملتا رہتا ہے۔ تین چار سال قبل تک ان لوگوں کی عملی سرگرمیاں مغربی نائیجیریا اور خصوصاً لیگاس تک محدود تھیں۔ لیکن اب ان کے مراکز شمالی نائیجیریا میں بھی کھل گئے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بہت اہم بات عرض کرنا ضروری ہے۔ یہاں جتنے پاکستانی آئے تقریباً سب نے اپنے طور پر دین کا کام کیا جس کا اثر یہ ہوا کہ یہاں کے عام مسلمان اور خصوصیت سے طلبہ پاکستانی مسلمانوں کے دینی جذبہ اور معلومات سے متاثر ہوئے اور سمجھنے لگے کہ پاکستانی مسلمان اچھے مسلمان ہیں اور صحیح دین کی تعلیم دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے قادیانی بھی چونکہ پاکستانی ہیں اس لیے جب وہ دین کو پیش کرتے ہیں تو مسلمان اس کو بھی صحیح سمجھ کر فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ اگر پہلی منزل پر مرزا غلام احمد کو پیغمبر کہہ کر پیش کرتے تو مسلمان بھڑک جاتے لیکن یہ لوگ بہت چالاکی کے ساتھ پہلے صرف اُن باتوں کو پیش کرتے ہیں جن پر کسی مسلمان کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور جب آدمی اس منزل پر آجاتا ہے کہ اپنے مبلغوں کی ہر بات پر آمنا وصدقنا کہہ دے، تب یہ قادیانیت کے انجکشن لگاتے ہیں۔ ان کی فتنہ سامانی اسی پر ختم نہیں ہوتی۔ یہ لوگ پاکستان اور اس کے عام مسلمانوں کے خلاف بھی پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے دوران انہوں نے اپنے ماننے والوں کو پاکستان کے حق میں دعا مانگنے سے یہ کہہ کر روکا کہ پاکستان کے مسلمانوں میں اور ہندوستان کے کافروں میں کوئی فرق نہیں، اس لیے کسی کے لیے دعا کرنے کا کوئی سوال نہیں، البتہ امن کی دعا مانگو۔[1]

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر

عیسائیوں کے چند اعتراضات یا سوالات جو بالعموم وہ مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے خلاف شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے پیش کرتے ہیں، نیچے لکھ رہا ہوں۔

۱۔ سب سے پہلا اعتراض جو تاریخ کی ساری کتابوں میں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام اور قرآن انسانوں کو غلام بنانے کی اجازت دیتا ہے اور ان کو آختہ کرنے کی بھی اجازت دیتا ہے۔ مثال میں وہ ان عربوں کو پیش کرتے ہیں جو مشرقی افریقہ اور وسط افریقہ سے غلام خرید کرلے جایا کرتے تھے۔ یہ اعتراض بڑی عیاری سے کیا جاتا ہے۔ جب عرب غلاموں کی تجارت کرتے ہیں تو ان کے لیے لفظ عرب نہیں بلکہ لفظ مسلم استعمال کیا جاتا ہے لیکن جب امریکی، انگریز، ڈچ اور پرتگالی یہی کام کرتے ہیں تو ان کو عیسائی نہیں کہا جاتا بلکہ انگریزی یا امریکن کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ ثبوت میں وہ جنگ اُحد سے لے کر قبائلی جنگوں تک کو پیش کرتے ہیں۔

۳۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ مسلمانوں کی پسماندگی کی وجہ اسلام ہے۔ کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات اور سائنس میں بیر ہے۔ اسی لیے مسلمانوں میں سائنس دان پیدا نہیں ہوتے اور اسی لیے مسلم ممالک ترقی یافتہ نہیں ہیں۔

۴۔ چوتھا اعتراض یہ ہے کہ اسلام چار شادیوں کی اجازت دیتا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت کی حیثیت لونڈی سے زیادہ نہیں۔

اِن اعتراضات کے علاوہ اور بہت سے اعتراضات ہیں لیکن یہ بہت عام ہیں۔ ان کے جوابات میں صرف مدافعتی رویہ اختیار کرنا مفید نہیں بلکہ عیسائیت پر زیادہ سے زیادہ اعتراضات کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ عیسائیت کی ساری کمزوریاں نمایاں کرنے کی ضرورت ہے۔

خط بہت طویل ہو گیا لیکن میں نے اپنا فرض سمجھا کہ آپ کو سارے حالات تحریر کر دوں تاکہ آپ صحیح رائے قائم کر کے مشورے سے مستفید فرما سکیں۔

لہ (حاشیہ صفحہ سابق) مراسلہ نگار کے اس بیان کی تصدیق ہمیں متعدد دوسرے ملکوں کے لوگوں سے بھی مل ہے جہاں قادیانیوں کا رویہ ایسا ہی کچھ تھا۔ اور اس کی وجہ ظاہر ہے۔ جن لوگوں کا اصل مرکزِ دینی، قادیان، ہندوستان کے قبضے میں ہے، وہ پاکستان کی خاطر ہندوستان سے بگاڑ کیسے مول لے سکتے ہیں (ترجمان القرآن)۔